تحقیق وتدوین کا طریقہ کار

سوالاً جواباً اسائنمنٹ

مرتب: محمد افضل رضا عطاری

شعبہ: فیضان آن لائن اکیڈمی دعوتِ اسلامی

تحقیق و تدوین

کا طریقہ کار

{اصول تحقیق سوالاً جواباً اسائنمنٹ}

مرتب: محمد افضل رضا عطاری

شعبہ: فیضان آن لائن اکیڈمی دعوت اسلامی

{علمی بحث و تحقیق کہ مناہج}

سوال: Thesis (تھیسز) کے لئے کون کون سے الفاظ بطور اصطلاح مستعمل رہے نیز دور حاضر میں اس کے لیے کون سا لفظ رائج ہے؟

جواب: عرب محققین اہم اے ، ایم فل او PhD تھیسز کے لیے بطور اصطلاح کئی الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ مقالہ کا لفظ شروع سے ہی تھیسز کے لیے استعمال کیا گیا کبھی اسے مقالہ علمیہ اور مقالہ جامعیہ بھی کہا گیا۔بعد ازاں (Thesis) کے لیے رسالۃ اور اطروحۃ کے دو نئے الفاظ متعارف ہوئے لیکن گذشتہ دہائی میں عرب محقیقین نے Thesis کے مقابل دو نئی اصطلاحات بحث علمی اور بحث جامعی متعارف کروائیں ۔ اس وقت بحث علمی کی اصطلاح مقالہ" کے لیے تمام عرب جامعات میں رائج ہے۔

سوال: منہج کے لفظی اصطلاحی معنی اور ماخذہ بتایئے؟

جواب: منہاج واضح اور صاف راستے کو کہتے ہیں۔ دور حاضر کے علمائے تحقیق ، منہج کی اصطلاح اسی لغوی معنی کو بنیاد بنا کر استعمال کرتے ہیں۔ لہذا مناہج سے مراد وہ ایسے واضح راستے لیتے ہیں جنہیں کسی موضوع پر تحقیق کرنے والے اپنی تحقیق کے دوران اپنا جادۃ منزل بناتے ہیں۔

سوال:" بحث علمی" کے لفظی معنی تحریر کریں نیز تعریف بھی قلم بند کریں؟

جواب: جہاں تک بحث علمی کے لفظ کا تعلق ہے، تو یہ علم کی طرف منسوب ہے اور علم سے مراد معرفت و آگاہی، درایت اور حقائق اور ان کے متعلقہ تمام چیزوں کا ادراک ہے ۔تعریف: علمائے محققین نے اس کی تعریف یوں کی ہے۔ کسی معین میدان میں ایسی منظم سعی و کوشش جس کا مقصد حقائق اور اصولوں کی دریافت ہو۔

سوال: آرتھر کول نے یونیورسٹی مقالہ " کی کیا تعریف بیان کی؟

جواب: مقالہ سے مراد ایک مکمل رپورٹ ہے جسے محقق ایسے کام کے بارے میں پیش کرتا ہے، جسے اس نے اپنے ذمے لیا ہو اور مکمل کیا ہو، اور وہ رپوٹ اس انداز میں ہو کہ جو مطالعہ، سوچ اور دلائل سے حاصل شدہ نتائج پر مشتمل ہو۔

سوال: علمی تحقیق کی تین بنیادی خصوصیات تحریر کرتے ہوئے علمی تحقیق کی تعریف قلم بند کریں ؟

جواب: علمی تحقیق کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہیں:۔

(1)) اس میں اچھے انداز سے محنت درکار ہوتی ہے۔

(2) کسی خاص پہلو کے متعلق تمام معلومات درج کی جاتی ہیں۔

(3) یہ تحقیق علمی نتائج و ملاحظات و استنباط اور حاصلات بحث پر مشتمل ہوتی ہے ۔

علمی تحقیق کی تعریف: کسی خاص موضوع سے متعلق ان تمام دستیاب معلومات کو سلیقے سے جمع کرنا جو محقق کی دسترس میں ہوں، نیز انہیں ایسی جدید شکل میں ترتیب دینا جو سابقہ معلومات کی تائید کرے یا وضاحت اور عمدگی میں ان سے بہتر ہو۔

{تحقیق کہ مقاصد، دائرہ کار، اور اہمیت}

سوال: علمی تحقیق کہ مقاصد کو جمال الدین قاسمی نے کس طرح بیان کیا ؟

جواب: محمد جمال الدین قاسمی نے علمی تحقیق کے اغراض و مقاصد کو ان الفاظ میں بیان کیا.

علمی تحقیق کے مقاصد کسی معدوم شئ کو ایجاد کرنا کسی متفرق کو یکجا کرنا، ناقص کو مکمل کرنا مجمل کو تفصیل سے بیان کرنا مطول کی کاٹ چھانٹ کرنا ، کسی بے ترتیب چیز کو منظم کرنا مبہم کی تعین کرنا اور غلطی کو آشکارا کرنا قرار دیے گئے ہیں۔

سوال : علمی تحقیق کی اہمیت کو بالترتیب (نکات دار) جامع انداز میں تحریر کیجئے ؟

جواب: (1) علمی تحقیق سائنسی ، صنعتی ، زرعی ، انتظامی ، ذہنی اور تعلیمی ترقی کا ذریعہ ہے۔ لہذا کہا جا سکتا ہے کہ " البحث کاشفة للحقیقة" تحقیق ہی حقیقت کو کھولتی ہے۔

(2) علمی تحقیق سے مالی فوائد کا حصول بھی ہوتا ہے کئی ادارے تحقیق کے لیے محققین کو بھاری معاوضہ ادا کرتے ہیں۔

(3) علمی تحقیق سے تحقیقی ذوق اور صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے اور ملک کی ترقی کا واحد ذریعہ علمی تحقیق ہی ہے۔

{علمی تحقیق کی اقسام}

سوال: علمی تحقیق کی اقسام کے نام بتائیے؟

جواب: تحقیق کی بہت سی اقسام ہیں اور ان اقسام کے درمیان پایا جانے والا تنوع تحقیق کے مصادر موضوعات : مناہج ، مقاصد یا اہداف ، مدت تحقیق، اخراجات تحقیق محققین کی تعداد، تحقیق کے اثرات اور معیار تحقیق کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

سوال: مصادر و ماخذ کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام کی مختصر وضاحت کریں ؟

جواب: مصادر و مراجع کہ اعتبار سے تحقیق کی مندرجہ ذیل تین بڑی اقسام ہیں:

لائبریری تحقیق : اس سے مراد ایسی تحقیق ہے جس کا زیادہ تر انحصار کتابوں ، مجلات اور انسائیکلوپیڈیاز میں موجود معلومات و مواد پر ہوتا ہے۔

میدانی تحقیق : اس تحقیق کا انحصار موقع محل اور میدان تحقیق پر ہوتا ہے، معلومات جمع کرنے کہ لیے محقق موضوع تحقیق کے موقع و محل کی طرف جاتا ہے۔ وہ مختلف لوگوں سے ملتا ہے اور ان سے معلومات و بیانات اکھٹے کرتا ہے

لائبریری میدانی تحقیق : اس سے مراد ایسی تحقیق ہے جس میں موضوع تحقیق کی مناسبت سے لائبریری مصادر اور میدانی مشاہدات دونوں شامل ہوتے ہیں.

سوال: مقاصد کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام بیان کریں؟

جواب: اسکی دو اقسام ہیں:

(1) نظریاتی تحقیق : اس تحقیق کا مقصد محض علم کا حصول ہوتا ہے کسی پر نتائج کو منطبق کرنا مقصد نہیں ہوتا۔ یہ تحقیق زیادہ تر علوم کی مختلف شاخوں میں کی جاتی ہے۔ جیسے لغت، صرف، نحو، بلاغت دینی علوم وغیرہ

(2) اطلاقی تحقیق: کا مقصد نئی چیزوں کو دریافت کرنا اور سائنسی ایجادات کو آشکار کرنا ہے ۔

سوال: نظریاتی علوم میں تحقیق کا طریقہ کار واضح کریں ؟

جواب: نظریاتی تحقیق کا انحصار وصفی ، استقرائی، عقلی ، منطقی، تحلیلی تقابلی استنباطی اور استخراجی منہج پر ہوتا ہے ۔منطق ایک ایسا علم ہوتا ہے، جو انسانی سوچ فکر کو منظم کرتا ہے۔اور ایسے قوانین وضع کرتا ہے جو انسانی ذہن کو غلطی میں پڑھنے سے بچاتے ہیں چناچہ جو محقق پسند کرتا ہے کہ اس کی تحقیق ہر طرح کے تناقض و تعارض سے محفوظ ہو اسے چاہیے کہ منطق کے مندرجہ ذیل قوانین سے آگاہی حاصل کرے۔

قانون ذاتیت: اس سے مراد یہ ہے کہ تمام اشیاء اپنی ایک ذات اور وجود رکھتی ہیں. جس کا دوسری چیزوں کے ساتھ تغیر و تبدل اور حلول واتحاد ہونا نا ممکن ہوتا ہے۔

قانون عدم تناقض: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت میں اور ایک ہی سمت سے کسی ایک چیز میں ایک نئی اور اس کی ضد کا جمع ہونا نا ممکن ہے۔

قانون الثالث مرفوع : اس سے مراد یہ ہے کہ ایک چیز یا تو درست ہے یا غلط ان دو سے خالی نہ ہوگی اور تیسری کوئی صورت نہیں ہو سکتی ۔

قانون تعلیل : حادثات و واقعات کے اسباب بیان کرنا اور ان کی علتوں اور مختلف صورتوں کی وضاحت کرنا قانون تحلیل کہلاتا ہے۔

سوال: مدت کے اعتبار سے تحقیق کا کیا مطلب ہے ؟ اس کی اقسام بیان کریں؟

جواب: بعض تحقیقات ایسی ہوتی ہیں جنہیں محقق ایک مہینے میں ہی مکمل کر لیتا ہے، بعض تحقیقات ایسی ہوتی ہیں جنہیں پورا کرنے میں ایک یا دو سال کا عرصہ درکار ہوتا ہے اور بعض تحقیقات ایسی بھی ہوتی ہیں جنہیں پورا کرنے میں محقق کو بعض اوقات بیسیوں سال لگ جاتے ہیں ۔

اس طرح مدت کے اعتبار سے تحقیق کی 3 اقسام ہیں ۔

(1) مختصر مدت پر مشتمل تحقیق (Short Term Research)

(2) طویل مدت پر مشتمل تحقیق (Long Term Research)

(3) انتہائی تویل مدت پر مشتمل تحقیق (Extra Long Term Research)

سوال: معیار کے اعتبار سے تحقیق کی اقسام کی وضاحت کیجئے؟

جواب:- کلاس کے دوران تحقیق : یہ تحقیقی کام کالج یا یونیورسٹی میں تعلیمی سمسٹر کے دوران طلبہ کو تفویض کیا جاتا ہے۔ اسے عام طور پر (Term paper) بھی کہتے ہیں. ایسی تحقیق پر استاذ اپنے اپنے مضمون کے بارے میں کرواتا ہے، اساتذہ اپنے طلبہ کو تحقیق کا موقع اس لیے فراہم کرتے ہیں تاکہ تحقیق کے میدان میں ان کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا ہو، وہ تحقیق کے مناہج سے آشنہ ہو۔ اور اساتذہ کی نگرانی میں علوم کے سرچشموں تک رسائی حاصل کر سکے یہ تحقیق (Term paper) بعض اوقات دس صفحات پر مشتمل ہوتی ہے لیکن یہ اپنے طریقے کار منہجیت اور مقاصد کے اعتبار MA ایم فل PHD کے مقالا جات سے زیادہ مختلف نہیں ہوتی۔ایم اے کا مقالہ: ایم اے کا مقالہ لکھنے کے لیے کی جانے والی تحقیق بر حال Term paper سے اعلی درجہ کی ہوتی ہے۔ اس سطح پر تحقیق کا مقصد نئے علوم و معارف اور رجحانات کو سیکھنا اور سمجھنا اور دوسروں تک پہنچانا ہے ۔ اس کے ذریعے محقق کو وسیع پیمانے پر تحقیق کا تجربہ حاصل ہوتا ہے ۔

ایم فل کا مقالہ: اس وقت پاکستانی یونیورسٹیوں میں ایم اے اور پی ایچ ڈی کے درمیان تحقیق کے ایک نئے مرحلے کا اضافہ کیا گیا ہے۔ جسے ایم فل کہتے ہیں ۔ یہ نیا مرحلہ ایم اے کی تحقیق سے کسی قدر اعلیٰ اور PHD کے مقالے سے کم سطح کا شمار ہوتا ہے۔

پی ایچ ڈی کا مقالہ : پی ایچ ڈی کے لیے کی جانی والی تحقیق علمی تحقیقات کا سب سے بلند مقام ہے ۔ اگر ایم اے اور ایم فل کے لیے لکھے جانے والے مقالات اس بات کا تقاضا کرتے ہیں کہ ان میں تخلیق و ابتکار اور عالمی ثقافت کے لیے کوئی جدید اضافہ ہو تو پھر وہ تخلیق اور وہ جدید اضافے جن کا پی ایچ ڈی کا مقالہ تقاضا کرتا ہے ۔ لازمی طور پر زیادہ مستند واضح قوی اور عمدہ مواد پر مشتمل ہونے چاہئیں ۔

{علمی تحقیق کہ بنیادی عناصر}

سوال: علمی تحقیق کی اہمیت وافادیت کے بنیادی عناصر کے نام لکھتے ہوئے درج ذیل کی وضاحت کریں؟

(1) حیاتیت اور واقعیت (۲) تحقیق کا مستقل بالذات ہونا (۳) مصادر تحقیق کی دستیابی (۴) وسیع مطالعہ اسلوب کی

جواب: علمی تحقیق کی اہمیت و افادیت بڑی حد تک چند بنیادی عناصر کے ساتھ مربوط ہوتی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں : (1) مسئلہ تحقیق کی حدود کی شناخت (2) جدت و تخلیق (3) حیاتیت و واقعیت (4) تحقیق کی اصلیت (5) امکانات تحقیق (6) تحقیق کا مستقل بذات ہونا (7) مصادر تحقیق کی دستیابی (8) وسیع مطالعہ (9) دوسروں کی آراء کی تفہیم میں باریک بینی (10) اسلوب کی عمدگی اور قوت

(1) حیاتیت اور واقعیت: تحقیق کا کوئی موضوع اس وقت تک کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس میں حیاتیت و واقعیت نہ ہو ۔ اس موضوع کا محقق کے میلان طبیعی کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہو ، اور وہ موضوع معاشرے کی ضرورت بھی ہو ۔ جس قدر اس کے مفید ہونے کا دائرہ وسیع ہو گا اسی قدر اس کی اہمیت بڑھتی چلی جائے گی ۔ پس ایسی تحقیق اور ایسا موضوع جو لوگوں کے لئے اہم ہو، انہیں فائدہ پہنچائے ان کی مشکلات

کا حل پیش کرے، ان کے امراض کی تشخیص کرے، یا اس میں ان کے معاشرے کی ترقی ، بہتری ، راحت ، امن و سکون اور خوشحالی کے متعلق تحقیق پیش کی گئی ہو، تو یہ ایسے موضوع پر تحریر کرنے سے کہیں زیادہ بہتر اور اہم ہے جو محض خیالی ہو، اور لوگوں کی زندگیوں کے واقعات سے دور ہو، کیونکہ وہ ایسی تحقیق کی طرف توجہ نہیں دیں گے۔

(2) تحقیق کا مستقل بالذات ہونا: اس سے مراد یہ ہے کہ محقق اپنی تحقیق میں سبقت لے جانے والا ہو اور تحقیق کی تیاری کے بعد خود مختار اور آزاد ہونے کا حق دار بن جائے ۔ دراصل یہ ایک اخلاقی عنصر ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہر تحقیق اپنے موضوع کے لحاظ سے مستقل بالذات ہو، اور کسی ایسے موضوع کا انتخاب نہ کیا جائے جس پر کوئی دوسرا محقق محنت کر چکا ہو، ایسا کرنا کسی کے حق پر ڈاکہ ڈالنے کے مترادف ہے۔

(3)مصادر تحقیق کی دستیابی: تحقیق کے لئے مصادر و مراجع کا دستیاب ہونا انتہائی ضروری امر ہے ، ورنہ محقق اپنی تحقیق کو کما حقہ مکمل نہیں کر پائے گا۔ لہذا محقق کے لئے ضروری ہے کہ ان موضوعات کا انتخاب نہ کرے جن کے بارے میں مصادر و مراجع کی قلت ہو یا مواد و معلومات کی کمی ہو۔ مصادر سے مراد کسی موضوع کی قدیم اور بنیادی کتابیں مخطوطات، مجلات و رسائل اخبارات و جرائد کتب تراجم (سوانح عمریاں)، کتب اسماء الرجال ، دوائر معارف (انسائیکلو پیڈیاز اور ایسی دستاویزات لئے جاتے ہیں جو کسی موضوع کے متعلق قدیم اور بنیادی معلومات پر مشتمل ہوں ۔

(4) وسیع مطالعہ: محقق کے لئے ضروری ہے وہ اپنے موضوع سے متعلق ممکنہ حد تک تمام تحقیقات کا وسیع سے وسیع تر مطالعہ کرے ۔ موضوع سے متعلق کوئی چیز اس کی نظر سے پوشیدہ نہ رہے۔ چونکہ محقق اپنے مطالعہ کی بنیاد پر تحقیق کے نتائج و حاصلات (Finding & Results) مرتب کرتا ہے، لہذا اس پر لازم ہے کہ وسیع مطالعہ کرے اور اپنے موضوع سے متعلق کسی قابل ذکر اور قابل اہمیت مصدر و مرجع سے صرف نظر نہ کرے۔

{محقق کی خصوصیات اور نگران تحقیق}

سوال: محقق میں پائی جانے والی خصوصیات میں سے درج ذیل پر روشنی ڈالیے؟

(ا) تحقیق میں میلان و دلچسپی (۲) صبر و تحمل (۳) علمی دیانت داری (۴) نظم و نسق ، تنظیم و تربیت کی صلاحیت (۵) غیر مدلل آراء سے اجتناب (6) علم میں رسوخ

جواب: تحقیق میں میلان و دلچسپی: میلان و رغبت تحقیق کے عمل کی کنجی ہے، اس کے بغیر اس میدان میں داخل ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، لہذا محقق کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنا سارا وقت اپنے موضوع کے مطالعے اور اس سے متعلق معلومات اکٹھی کرنے پر صرف کرے۔

صبر و تحمل : محقق کو بار بار مصادر و مراجع کی طرف رجوع کرنے اور انہیں پڑھنے سے اکتانا اور بیزار نہیں ہونا چاہیے۔بلکہ جب تک مقصد حاصل نہ ہو جائے اس وقت تک صبر و تحمل کے ساتھ محنت کرتا رہے۔ اس کا مقصد کم سے کم وقت میں صرف ڈگری کا حصول نہ ہو بلکہ صبر و تحمل اور وقار واحتیاط کی ساتھ محنت کرتا رہے۔

علمی دیانت داری: تحقیق کو ہر طرح کی سرقہ سے پاک ہونا چاہیے اور علمی امانت داری کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر نقل و اقتباس کا حوالہ ضرور دیا جائے ہر عبارت کو کہنے والے کی طرف منسوب کیا جائے ۔

نظم و نسق ، تنظیم و تربیت کی صلاحیت: محقق اپنے مقالہ کو بہترین ترتیب اور سرخیوں سے مزین کرنے والا ہو

غیر مدلل آراء سے اجتناب : غیر مستند آراء کتب اور حوالہ جات سے اجتناب کرے۔

علم میں رسوخ : محقق راسخ العلم ہو اور اگر کسی بات کا علم نہ ہو تو لا ادری کہنے سے گریز نہ کرے ۔

سوال: نگران تحقیق کون ہوتا ہے ؟

جواب: ایم ۔ اے کے مقالہ (Thesis) کے لئے نگران تحقیق (Supervisor) عام طور پر اسی مضمون کے استاد کو منتخب کیا جاتا ہے جس میں طالب علم تحقیق کرنا چاہتا ہے ۔ جبکہ ایم فل اور پی ایچ ڈی کے مقالے کے لئے نگران کی تقرری کے بارے میں کوئی خاص قاعدہ و قانون متعین نہیں۔ بعض جامعات یہ اختیار

طالب علم کو دے دیتی ہیں کہ وہ جسے چاہے اپنے مقالے کا نگران بنا لے۔ بعد ازاں اس کی آخری منظوری کے لئے بورڈ آف سٹڈیز میں معاملہ پیش کیا جاتا ہے۔ جبکہ کچھ جامعات نگران کی تقرری کا معاملہ صدر شعبہ کے سپرد کر دیتی ہیں۔ بہر حال جو بھی صورت ہو یہ ضروری ہے کہ نگران تحقیق اس فن کا ماہر ہو اور تحقیق کے میدان میں گراں قدر خدمات سر انجام دے چکا ہو اور محقق کے موضوع تحقیق پر اس کی دسترس ہو۔

سوال: محق طالب علم اور نگران تحقیق کے درمیان کیا ربط و تعلق ہونا چاہیئے۔ مختصر و جامع انداز میں تحریر کریں؟

جواب: نگران تحقیق میں ادب کا رشتہ ہونا چاہیے۔ نگران کو چاہیے کہ کبھی طالب علم کی حوصلہ شکنی نہ کرے، اگر کوئی نقصان پائے تو ازالہ کی کوشش کرے اور محقق کو نگران کی طرف سے جو ہدایات دی جائیں وہ ان کو قبول کرے اور مسلسل نگران سے رابطے میں رہے اور بار بار کام کو دکھاتا رہے۔

{کتب خانے}

سوال: لائبریری میں موجود کتب کی چند اقسام کے نام تحریر کریں؟

جواب: (1) عمومی دائرۃ المعارف (2) سوانح عمریاں (3) مخصوص دائرۃ المعارف (4) حوالاجاتی کتب (5) عمومی معاجم (6) تحقیقی مجلات (7) خصوصی معاجم (8) رسائل و اخبارات

سوال: کتاب کے اجزاء (parts of book) تحریر کریں۔ (فقط نام)

جواب: (1)خارجی ٹائٹل (2) داخلی ٹائٹلی (3) حق طباعت (4) پیش لفظ (5) فہرست مضامین (6) توضیحات (7) کتاب کا متن (8) ملحقات و ضمیمہ جات (9) مقدمہ (10) فہرست مصادر و مراجع (11) اشاریہ جات/فہارس

سوال: آپ لائیبریری سے کتابیں کیسے حاصل کر سکتے ہیں ؟

جواب: جب آپ کو کسی لائبریری کے نظام کا علم نہ ہو تو آپ لائبریرین کے پاس جائیں، اور اس کے سامنے اپنا مقصد واضح کریں، اسے آپ کی مدد کر کے خوشی ہوگی۔ وہ آپ کو مذکورہ فہارس میں سے کسی فہرست کے دیکھنے

کا مشورہ دے گا ۔ جب آپ کو اپنی مطلوبہ کتاب کا نمبر مل جائے تو وہ نمبر لائبریرین کو بتا دیجئے ، وہ آپ کو کتاب فراہم کر دے گا۔ لائبریری سے کتاب حاصل کرنے کے دو طریقے ہوتے ہیں:

استعارہ خارجیہ ۔ کتاب کو لائبریری سے باہر لے جانے کے لئے حاصل کرنا ۔

استعارہ داخلیہ کتاب کو حاصل کر کے لائبریری کے اندر ہی اس کا مطالعہ کیا جائے ۔

سوال: آپ لائیبریری میں کتاب کیسے تلاش کر سکتے ہیں ؟

جواب: جب آپ کو صرف کتاب کے نام کا علم ہو یعنی آپ مولف کا نام نہ جانتے ہوں تو آپ فہرس العنوان (Title Index) کی طرف جائیں اور عنوان کا کارڈ (Title Card) تلاش کریں۔ جب آپ کو صرف مؤلف کے نام کا علم ہو اور آپ کتاب کا نام نہ جانتے ہوں تو آپ فہرس المولف (Author Index) کی طرف جائیں اور مؤلف کا کارڈ (Author Card) تلاش کریں۔ اور جب آپ کو صرف موضوع کا علم ہو اور آپ مؤلف اور کتاب کا نام نہ جانتے ہوں تو فہرس الموضوع کی طرف جائیں اور موضوع کا کارڈ (Subject Card) تلاش کیجئے۔

{مقالہ نگاری کہ مراحل}

سوال: موضوع کے انتخاب کے دو طریقے تحریر کریں۔

جواب: محقق کی طرف سے موضوع کا انتخاب : موضوع کا انتخاب محقق کی طرف سے اسی کی مرضی ، میلان طبع اور اس کی صلاحیتوں اور امکانات کے مطابق ہونا چاہیے، محقق کے لیے مناسب یہ ہے کے یونیورسٹی میں کلاس ورک کے دوران ہی اپنے موضوع کے بارے میں سوچ بیچارہ کرے اور اساتذہ کے مشورے سے انتخاب کرے

نگران استاد کی طرف سے انتخاب : جب طالب علم خود فیصلہ نہ کر سکے تو نگران کوئی موضوع منتخب کر لیتا ہے مگر طالب علم کو چاہیے کہ وہ نگران سے راہنمائی لیتا رہے تاکہ موضوع پر اچھے انداز میں کام کر سکے ۔

سوال: اچھے موضوع کی شرائط تحریر کریں

جواب: جدت و تخلیق : موضوع بالکل نیا ہو اور اس پر پہلے کام نہ ہوا ہو۔

دلچسپی و رغبت : محقق کے لیے ضروری ہے کہ وہ وہی موضوع منتخب کرے جس میں اس کی دلچسپی ہو۔

جامعیت اور وضاحت: موضوع انتہائی جامع اور واضح ہو۔

لفظی تحدید: عنوان تحقیق نہ اتنا طویل ہو کہ بیزار کر دے اور نہ اتنا مختصر ہو کہ بات واضح نہ ہو۔

مصادر و مراجع کی دستیابی : موضوع ایسا ہو کہ جس پر کتب اور مواد موجود ہو ۔

مدت تحقیق کا لحاظ : تحقیق کی مقررہ مدت کے لحاظ سے ہی موضوع منتخب کیا جائے ۔

معاشرتی قبولیت :ایسی موضوع ہو کہ معاشرہ اسے قبول کرے ایسا نہ ہو کہ معاشرتی طور پر قابل نفرت ہو۔

اخراجات :ایسی تحقیق کا موضوع منتخب کیا جائے کہ جس پر ہونیوالے اخراجات طاقت سے باہر نہ ہوں ۔

مقالے کی طوالت :ایسا موضوع ہو کہ جو مطلوبہ طوالت تک مواد پر مشتمل ہو سکے ۔

موضوع کی معرفت : ایسا موضوع نہ ہو کہ جس کے بارے میں طالب علم جانتا۔ نہ ہو یا بہت کم معلومات ہوں

سوال: شروحات حواشی اور ہوامش میں فرق واضح کریں ؟

جواب: شرح: شرح میں متن کے ہر ہر لفظ کی وضاحت کی جاتی ہے، اور ہر لفظ کی لغوی معنی اور اس سے مستنبط ہونے والے احکام و فوائد کا ذکر کیا جاتا ہے، اور ان پر تبصرہ بھی کیا جاتا ہے ۔

حواشی: حواشی میں کتاب کے ہر ہر لفظ کی وضاحت نہیں کی جاتی بلکہ صرف الفاظ کو زیر غور لایا جاتا ہے، جن کی شرح ، تعلیق کی ضرورت ہو ۔ یہ الفاظ مختلف جگہوں سے منتخب کئے جاتے ہیں ۔ کبھی ایک دوسرے کے قریب ہوتے ہیں اور کبھی بہت فاصلے پر بھی ہوتے ہیں۔

ہوامش : جہاں تک ہوامش کا تعلق ہے تو موجودہ دور میں اس سے مراد وہ تعلیقات و شروعات ہیں جنہیں محقق صفحات کی نچلی جانب لکھتا ہے، اور متن اور ان کے درمیان میں ایک لائن لگا کر فاصلہ لگا دیتا ہے۔

سوال: حاشیے میں مرجع ذکر کرنے کے عملی نمونے تحریر کریں؟

جواب: جب حاشیے میں مرجع یا مصدر پہلی بار لکھا جائے تو اس کے بارے میں مکمل معلومات ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے۔مؤلف کا مشہور نام + مکتبہ نام + سن اشاعت + جلد نمبر صفحہ نمبر۔

مثال: (ا)المرغینانی برہان الدین ابو الحسن علی بن ابو بکر (متوفی ۵۹۳)الہدایہ لاہور مکتبہ رحمانیہ سن اشاعت ۲۰۱۶ ج ۳ ص ۱۵

اگر مقالہ دوبارہ پی مرجع ذکر کیا جائے تو صرف مؤلف کا نام کتاب کا نام ، جلد نمبر صفحہ نمبر لکھنا کافی ہے ۔ جیسے مرغینانی برہان الدین الہدایہ ج 4 ص (58)

(۲)اگر کسی کتاب کے دو مصنف ہوں تو حوالہ یوں لکھا جائے گا۔ جیسے جلال الدین محلی، جلال الدین سیوطی = تفسیر جلالین.

(۳)اگر کسی کتاب کے دو سے زیادہ مصنف ہوں تو حوالہ یوں لکھا جائے گا جیسے ذکی سلیمان و آخرون / وزملاء

(۴)اگر کسی کتاب کا ترجمہ کیا گیا ہو تو یوں حوالہ دیا جائے گا۔ جیسے جان سورون الموت فی النظر الفکری المغربی، ترجمہ کامل یوسف حسین مراجعہ و تقدیم عبد الفتاح امام –

(۵)اگر ایک مرجع کا دوبارہ لگا تار ذکر آئے تو یوں لکھا جائے گا۔ جیسے المرجع السابق / المرجع نفسہ میں 63 انگلش

(۶)اگر کسی مرجع کے بعد دوبارہ ذکر آئے اور مقالہ میں مؤلف کی صرف ایک ہی کتاب کا حوالہ ہے تو اسے یوں لکھا جائے گا جیسے مالک خالد داد المرجع السابق من 65

(۷)اگر کیسی مرجع کے بعد دوبارہ ذکر آئے اور مقالہ میں مؤلف کی صرف ایک ہی کتاب کا حوالہ ہے تو اسے یوں لکھا جائے گا جیسے مالک خالد داد المرجع السابق من 65

(۸ اگر اس مؤلف کی ایک ہی کتاب ہو اور صفحہ نمبر بھی وہی ہو تو یوں لکھا جائے گا۔ملک خالق داد المرجع السابق نفس الصفحہ

(۹)اگر ایک مؤلف کی ایک سے زائد کتب کا مقالہ میں ذکر نہیں کیا گیا تو پھر مؤلف کے نام کہ ساتھ مرجع کا ذکر کرنا ضروری ہوتا ہے جیسے مالک خالق داد منہج التحقیق والبحث ص 92

سوال: یونیورسٹی مقالات کو فہرست مراجع میں کس طریقے سے درج کیا جائے گا؟

جواب: یونیورسٹی مقالات کو فہرست مراجع میں مندرجہ ذیل طریقے سے درج کیا جائے گا :

(1)مذکورہ طریقہ کے مطابق محقق کا نام

(2) مقالے کا عنوان خط کشیدہ الفاظ میں لکھیں

(3) مقالے کا درجہ ایم اے ایم فل یا PHP

(4)یونیورسٹی کا نام اور اس کے بعد قومہ آئے گا

(5)مقالے کی تاریخ اجرا اور اس کے بعد نقطہ آئے گا۔

{مقالہ کی کمپوزنگ ، تصحیح ، اور آخری کتابی شکل }

سوال: مقالے کی کمپوزنگ کا درست فارمیٹ لکھیئے ؟

جواب: (الف)مقالہ کی کمپوزنگ کا فارمیٹ: مقالہ کی کمپوزنگ سے پہلے یونیورسٹی سے کمپوزنگ کا فارمیٹ معلوم کرنا ضروری ہے۔تاکہ ماہر کمپوزر اسی فارمیٹ پر مقالہ کمپوز کروایا جاسکے۔ بعض اوقات کمپوزر صفحات بڑھانے کے لیے فارمٹ سائز بڑھا دیتے ہیں یا سطروں میں فاصلہ بڑھا دیتے ہیں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے ورنہ مقالہ ریجیکٹ بھی ہو سکتا ہے۔

مقالے کے درجے کے لحاظ سے صفحات کی تعداد:

کلاس اسائنمنٹ کے لیے 5 تا 15 صفحات

ایم اے کے مقالے کے لیے 75 تا 150 صفحات

ایم فل کہ مقالہ کہ لیے 200 تا 300 صفحات

پی ایچ ڈی کہ مقالہ کہ لیے 300 تا 500 صفحات

سوال: پروف کی تصحیح سے کیا مراد ہے؟

جواب: مقالہ کی کمپیوزنگ کے بعد سب سے اہم کام کمپوزنگ میں آنے والی غلطیوں کی تلافی کرنا ہوتا ہے

۔ کمپوزنگ میں زیادہ غلطیاں آنے کی اکثر وجہ مقالہ نگاری کی کمزور لکھائی ہوتی ہے، لہذا پروف کی تصیح 2 یا 3 بار ضرور کی جائے ۔ حقیقت یہ ہے کی کمپوزنگ کی غلطیاں مقالہ کا حسن داغ کر دیتی ہیں ۔ان غلطیوں سے محفوظ مقالہ پیش کرنا مقالہ نگار کی زمہ داری ہے ۔

سوال: مقالے کی آخری کتابی شکل کے عناصر تحریر کریں؟

جواب:مقالہ عام طور پر درج ذیل 11 عناصر پر مشتمل ہوتا ہے۔

1 بیرونی حصہ عنوان : اس پر مقالہ جات مشرف یونیورسٹی عنوان مقالہ وغیرہ کا ذکر ہوتا ہے۔

2 اندرونی صفہ عنوان : بیرونی صفحہ عنوان کی طرح ایک اندرونی صفحہ عنوان بھی ہوتا ہے۔

3انتساب: کسی بزرگ ہستی وغیرہ کی طرف خوبصورت الفاظ میں اپنے مقالے کو منسوب کیا جاتا ہے ۔

4اظہار تشکر : ان لوگوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے جن کی مدد سے یہ مقالہ پایا تکمیل تک پہنچا ہے

5- مقدمہ: موضوع کا تعارف : موضوع کی اہمیت، فرضیہ تحقیق اہداف تحقیق ، منہج تحقیق ابواب وفصول وغیرہ مقدمہ سے پہلے

صفحہ نمبر وغیرہ میں لکھا جاتا اور مقدمہ کے صفحات کے لیے ابجد نمبرز کا استعمال کیا جاتا ہے باقاعدہ صفحہ نمبر کا آغاز باب اول سے ہوتا ہے۔

6 بنیادی موضوع مقالہ ابواب و فصول : مقالہ کے لیے کتنے ابواب و فصول ہوں اس کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے بلکہ موضوع کے مطابق ہی ابواب و فصول کی تقسیم کاری کی جاتی ہے البتہ ابواب و فصول میں باہمی ربط و تسلسل اور توازن ہونا ضروری ہے۔

7خلاصہ تحقیق نتائج و سفارشات :- کبھی ہر باب کے آخر میں اس باب کا خلاصہ لکھا جاتا ہے وگرنہ تمام ابواب کے بعد مکمل ابواب کا ایک ساتھ خلاصہ لکھا جاتا ہے۔ اور پھر اس خلاصہ کے بعد مقالے سے حاصل ہونے والے نتائج کا ذکر کیا جائے اور اس کے بعد سفارشات کا ذکر کیا جائے ۔ سفارشات میں وہ باتیں ذکر کی جاتی ہیں جن پر مقالہ نگار کسی وجہ سے کام نہیں کر سکا مگر وہ موضوع مقالہ سے متعلقہ ہے اور مقالہ نگار آنے والے محققین کو اس بات کی دعوت دینا چاہتا ہے کہ وہ یہ کام کریں۔

8ملحقات اور ضمیمے :۔ اس میں ایسی چیزیں ذکر کی جاتی ہیں جن کا مقالہ کے ساتھ تعلق ہوتا ہے جیسے نقشہ جات، اہم خطوط اور تصاویر وغیرہ۔

9 فہارس فیہ: قرآنی آیات، احادیث، اماکن ، اعلام اشعارا تعریفات وغیرہ جن کا ذکر مقالے میں ہوا ہے ۔ ان کی الگ الگ فہرست ذکر کی جاتی ہے کہ جس میں صفحہ نمبر بھی لکھا ہوتا ہے تاکہ اس آیت یا نام تک صفحہ نمبر کے ذریعے سے رسائی ہو سکے .

10 مصادر و مراجع کی فہرست : جو کتب اور مصادر مقالے میں استعمال ہوئے ان کی مکمل تفصیل کے ساتھ فہرست۔

11 فہرست موضوع : عربی مقالہ جات میں عموما یہ فہرست مقالے میں سب سے آخر میں ہوتی ہے مگر اس فہرست کا مقدم ہونا زیادہ بہتر قرار دیا گیا ہے۔

{تمہید و تعارف اور تدوین مخطوطہ کہ ابتدائی مراحل}

سوال: مخطوطات کی تاریخ تعارف اور اہمیت پر نوٹ لکھیں؟

جواب: مخطوطہ کی تعریف: مخطوطہ (قلمی کتاب) مراد ہر ایسی قدیم کتاب ہے جو مؤلف نے خود اپنے ہاتھ سے لکھی ہو، یا اس کے شاگرد میں سے کسی نے اسے اپنے ہاتھ سے لکھا ہو یا ان کے بعد آنے والے کاتبوں نے اسے ہاتھ سے تحریر کیا ہو۔

اہمیت: مخطوطات در حقیقت بعد میں لکھی گئی۔ کتابوں کا مصدر اور سرچشمہ ہے۔ یہ جدید دور کی کتابوں کے لیے امھات " کا درجہ رکھتے ہیں یہ انسانی تہذیب و ثقافت کی اساس اور جدید تمدن کا شاندار ستون ہیں ۔

مخطوطات کی تاریخ : مخطوطات کا وجود اتنا ہی قدیم ہے جتنا کے فن کتابت یعنی جب سے انسان نے لکھنا سیکھا اسی وقت سے مخطوطات ظہور پذیر ہونا شروع ہو گئے ۔ سب سے پہلے انسان نے اپنے افکار و نظریات کو چٹانوں پر کندہ کر کے ریکارڈ کرنا شروع کیا۔ پھر کچھ مذہبی لوگوں نے اپنی دینی تعلیمات عبادت گاہوں کی دیواروں پر نقش کیں۔ یہاں تک کہ قدیم مصری علماء نے 3100 ق م میں تحریر کے لیے سب سے پہلے پتوں کا استعمال کیا وہ ان پر لکھ کے انہیں مٹی کے گھڑوں اور مٹکوں میں ڈال کر مقبروں اور عبادت گاہوں میں رکھ دیتے تھے۔

سوال: تدوین کیا ہے ؟

جواب: اردو زبان میں تدوین عربی میں تحقیق اور انگریزی میں ایڈیٹنگ (Editing) ایک جدید اصطلاح ہے. جس سے مراد مخطوطہ (قلمی کتاب کو ایسی صحیح شکل میں متعارف کروانا جیسے کہ اس کے مؤلف نے اسے اپنے ہاتھ سے تحریر کیا تھا۔ وہ قابل مطالعہ و قابل فہم ہو جائے اور مقررہ معیارات کے مطابق اسے مدون شکل میں پیش کیا جائے۔

سوال: عہد نبوی عہد فاروقی اور تیسری صدی ہجری میں کتابت کا فن کس طرح پروان چڑھا؟

جواب: عہد نبوی علیٰ صاحبہ الصلوۃ والسلام میں کتابت کا رواج زمانہ جاہلیت کی نسبت وسیع پیمانے پر پھیل گیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ قرآن مجید نے بھی لکھنے پڑھنے اور تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیا۔ اور سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم نے بھی اپنے صحابہ کو تلقین فرمائی جدید اسلامی سلطنت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے کاتبین کی وجود میں آئی جن میں کاتبین وحی بھی شامل تھے جن کی تعداد 40 تک جا پہنچی۔ یہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے غزوہ بدر کے پڑھے لکھے قیدیوں پر یہ شرط عائد کی کہ وہ مدینہ کے دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھائیں تو انہیں آزاد کیا جا سکتا ہے ۔ اسی طرح عہد نبوی میں حدیث نبوی کا کچھ حصہ بھی صحابہ کرام کے ذریعے تدوین کیا گیا۔ جنہیں خود نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث لکھ لینے کی اجازت عطا فرمائی ۔

عہد فاروقی میں کتابت : خلیفہ ثانی امیر المومنین حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں کتابت سلطنت کے اعمال کا ایک بنیادی جزو بن گئے تھے اس دور میں قرآن مجید کو ایک مصحف میں جمع کیا گیا اور اس کے سات نسخے تیار کر کے اسلامی سلطنت کے مختلف علاقوں میں بھیجے گئے ۔

تیسری صدی ہجری میں : طبقہ اور وراقین کا ظہور ہوا طبق و وراقیت سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے کاغذ کی۔ صنعت ، قلمی نسخوں کی تیاری، سخوں کی تصحیح جلد بندی کتابت اور اسٹیشنری جیسے امور کو اپنا روزگار اور ذریعہ معاش بنایا۔

سوال: اسلامی مخطوطات کو تاتاریوں اہل یورپ واندلس سے کسی طرح نقصان پہنچا؟

جواب: تاریخ کے صفحات ان واقعات سے بھرے پڑے ہیں کے جب تاتاریوں نے شہر بغداد پر حملہ کیا تو انہوں نے قیمتی عربی اسلامی مخطوطات کو بھی نشانہ بنایا اور ان میں سے کئی لاکھ مخطوطات : " ضائع کر دیے یہاں تک کے کہا جاتا ہے کے دریائے دجلہ اور فرات کا پانی نیلے اور کالے دو رنگوں میں تبدیل ہو گیا تھا اس کی وجہ ان میں پھینکے جانے والے مخطوطات کے قیمتی خزانے تھے۔ جنہیں مسلمان علماء نے خون جگر سے تحریر کیا تھا۔

سوال: تدوین مخطوطات کی اہمیت پر نوٹ تحریر کریں؟

جواب: اس کے باوجود اب بھی مسلمانوں کے علمی ورثے میں موجود مخطوطات کی تعداد دوسری اقوام وطل کی کتابوں سے کہیں زیادہ ہے۔ آج بھی لاکھوں مخطوطات دنیا کی لائبریریوں میں محفوظ ہیں اور اسی طرح اسلامی ممالک کی لائبریریاں بھی ان مخطوطات سے مالا مال ہیں۔ یہ علمی ورثہ مرور زمانہ کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے آباؤ اجداد کی عالمی ترقی اور فکری پختگی کی خبر دیتا ہے۔ نیز زبان حال سے محقق طلبہ علمی اداروں اور اسلامی دنیا کی یونیورسٹیوں سے فریاد کر رہا ہے کہ اسے زندہ کیا جائے اس کے قیمتی علمی موتیوں سے اور فکری و تہذیبی دولت سے استفادہ کیا جائے ۔ آج ہمیں کس قدر ضرورت ہے کہ ہم اپنے حاضر کو اپنے ماضی کے ساتھ مربوط کریں اور اس عظیم علمی اور فکری سرمایہ سے فائدہ اٹھائیں جیسے ہمارے اسلاف صالحین نے ہمارے لیے وراثت میں چھوڑا ہے۔

سوال: اسلامی و عربی دنیا کے چند مشہور کتب خانوں کے نام تحریر کریں۔ کم از کم 3 اسلامی ممالک کے کتب خانے)

جواب: 1 سعودی عرب :

(1) مكتبة المسجد النبوي الشريف
(2) مكتبة الحرم المكي الشريف
(3) مكتبة مكة المكرمة

یہ لائبریری اس گھر میں بنائی گئی ہے جہاں سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ولادت با سعادت ہوئی تھی۔

2 مصر :

(1) دار الكتب المصرية، قاہرہ
(2) مكتبة الأزہر

3 لبنان :

(1) المكتبۃ الوطنیۃ، بیروت

(2) مکتبۃ الجامع الکبیر / صیدا

سوال: یورپ امریکہ کے وہ کتب خانے جہاں اسلامی مخطوطات موجود ہیں ان میں سے کم از کم تین ممالک کے کتب کھانوں کے نام لکھیئے ؟

جواب : (1) فرانس : پبلک لائبریری، پیرس

(2)روس: (1) نیشنل لائبریری :(2) کازان اسٹیٹ یونیورسٹی لائبریری

(3)اسٹریا :(1) : پبلک لائبریری، مسٹر ڈم (2) اورینٹل اکیڈمی ، ویانا

سوال: مخطوطات کی حفاظت کے جدید مراکز میں سے کسی ایک پر نوٹ لکھیں؟

جواب: امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی: ریاضی: سعودی عرب میں (نظامت عامہ برائے کلیات و علمی ادارے) دینی تعلیم کے فروغ اور استحکام کی نگران تھی ۔ اس نظامت نے سعودی عرب کے اطراف و اکناف میں بلکہ ہمسایہ ممالک میں بھی مڈل، سیکنڈری سکول ، سیکنڈری سکول ، کالجز اور دیگر علمی اداروں کا جال بچھا دیا اسی سلسلے کی ایک کڑی امام محمد بن سعود اسلامی یونیورسٹی بھی ہے، جس کا قیام ریاضی میں 1394 ھ میں عمل میں لایا گیا۔ اس نوخیز یونیورسٹی کے ابتدائی اداب بھی کلیۃ الشریعۃ اور کلیۃ اللغۃ العربیۃ ہی تھے بعد ازاں کئی دیگر کلیات اور سائنسی اداروں کا اضافہ کیا گیا پھر اس یونیورسٹی کے کیمپس ابھا اور بریدہ میں قائم کئے گئے اور یونیورسٹی کی حدود بہت وسعت اختیار کر گئیں ۔ مختلف شعبوں میں ہائیر ایجوکیشن شروع ہو گئی اور " عمادۃ شوون المکتبات " کے نام سے ایک خاص ادارہ قائم کیا گیا جس کا مقصد مختلف کلیات میں لائبریریاں قائم کرنا اور ان لائبریریوں کے ساتھ ساتھ یونیورسٹی کی مرکزی لائبریری کو مصادر و مراجع فراہم کرنا تھا.

سوال: تدوین مخطوطات " کی اصطلاحات بیان کریں؟

جواب: **مخطوطہ :** مخطوطہ سے مراد وہ کتاب ہے جسے ہاتھ سے لکھا گیا ہو وہ کتاب طبع شدہ نہ ہو اور اس کی جمع مخطوطات ہے۔

مطبوع : مطبوع کا لفظ مخطوط کے مقابل ہے ، مطبوع سے مراد وہ کتاب ہے جو مطبع (Press) کے ذریع شائع ہو چکی ہو ۔

مِطبع : مطبع کے کسرہ کے ساتھ کتابیں وغیرہ چھاپنے کا آلہ اور مطبع کے فتح کے ساتھ جہاں کتابیں چھاپی جاتی ہیں اس کی جمع مَطابع آتی ہے۔

تراث : تراث سے مراد علمی ، فنی اور ادبی ورثہ ہے ۔ جو اسلام نے اپنے اخلاف کے لیے چھوڑا اور وہ موجودہ دور کی روح اور روایات کی نسبت زیادہ نفیس عمدہ اور نادر شمار ہوتا ہے۔

نص: وہ کلمات و الفاظ جن سے مخطوطہ تشکیل پاتا ہے ۔

متن: شرح و حواشی کے علاوہ مخطوطے کا بنیادی و مرکزی حصہ متن کہلاتا ہے ۔

حواشی: وہ کلمات جو کتاب کی نص (عبادت) سے خارج ہوتے ہیں۔ اور اس کا حصہ نہیں ہوتے بلکہ انہیں کتاب کے کناروں پر اوپر نیچے، دائیں بائیں لکھا جاتا ہے۔ اور ان میں مخطوطے کی نفی پر تعلیقات و شرح درج کی جاتی ہیں۔ یاد رہے کہ حواشی قدیم لفظ تھا آج کل اس کی جگہ ہوامش کی اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔ جس سے مراد فن نوٹ(Footnote) ہے ۔

سوال: تدوین کے لیے مخطوطہ کا انتخاب کرنے کی چار شرائط لکھیئے ؟

جواب: (1) تدوین مخطوطہ کے لیے ایک سے زائد قلمی نسخوں کا ہونا ضروری ہے۔ بصورت دیگر تدوین میں مشکلات پیش آسکتی ہیں۔ کیونکہ مخطوطے کی تدوین کے دوران عبارت کی کمی بیشی ، اضاف وتکملہ حذف وزائد اور اعلام و اماکن کی تخریج کے لیے کئی فرعی نسخوں کا موجود ہونا ضروری ہوتا ہے ۔ تاکہ ان سب کے باہمی فروق کا موازنہ کرکے مخطوطے کی اصلی عبارت تک پہنچا جا سکے.

(2)اس مخطوطہ کی پہلے تحقیق وتدوین نہ ہوئی ہو جس مخطوطہ پر پہلے کوئی تحقیق وتدوین کا کام ہو چکا ہو۔ اسے دوبارہ مقالہ کے طور پر لینا درست نہیں۔

(3) مخطوطہ قیمتی اور معیاری ہونا چاہیے ۔ اپنے موضوع اسلوب مواد اور علمی پہلو کے اعتبار سے بہت قیمتی اور تحقیق وتدوین کا مستحق ہو۔

(4) مخطوطہ کا حجم (Size) مناسب ہو.

{مخطوطہ کہ متن کی تدوین}

سوال: تدوین متن سے کیا مراد ہے ؟

جواب: تدوین متن سے مراد یہ ہے کہ محقق اس متن کو حتی الامکان بغیر کسی تبدیلی کے من و عن اسی طرح پیش کر دے جس طرح کہ مصنف نے اسے تحریر کیا تھا۔

سوال: تحقیق وتدوین سے کیا مقصود ہوتا ہے ؟ نیز تحقیق کے لیے کن قواعد و ضوابط کو ملحوظ رکھنا چاہیئے ؟ (نام لکھیئے)

جواب: تحقیق و تدوین کا مقصود یہ ہے کہ مصنف کے اسلوب کو بدل کر کوئی اور زیادہ بہتر اسلوب اختیار کیا جائے یا اگر مصنف نے کوئی نظریہ خلاف واقعہ بیان کیا ہے اس کی تصحیح کر دی جائے ۔ حقیقت یہ ہے کہ تحقیق و تدوین ایک تاریخی امانت ہے۔ اس کا اپنا تقدس اور حرمت ہے۔ اور مخطوطہ اور اس کی عبارات مصنف کی امانت ہیں ان میں کسی قسم کا ردو بدل نہیں ہو سکتا.

قواعد و ضوابط: (1) متن میں دخل اندازی نہ کی جائے۔

(2) قلمی نسخوں کا باہمی تقابل

(3) شروحات و تعلیقات مل

{رسم الخط ، رموز اوقاف اور اختیارات}

سوال: رسم الخط رموز و اوقاف اور اختصارات پر نوٹ لکھئے ؟

جواب : عربی رسم الخط:

عربی لکھنے کے لیے چھ بڑے خطوط ہیں۔ (۱)ثلث (۲) رقعہ (۳) نسخ (۴) فارسی (۵) کوفی (۶) دیوانی

ثلث: کتابوں کے ٹائٹل کے لیے رقعہ: طلبہ کی تعلیم کے لیے نسخ: تحقیقات اور قرآن کریم کے لیے.

جبکہ باقی خطوط خوبصورتی کے لیے استعمال ہوتے ہیں.

رموز و اوقاف:

(1)نقطہ (.) جملہ کی اختتام پر لگایا جاتا ہے ۔

(2)دو عمومی نقطے (:) قول اور مقولہ کے درمیان مقسم اور تقسیم کے درمیان مجمل و تحصیل کے درمیان معرف و تعریف کے درمیان تمثیل کے وقت مثال سے پہلے.

(3)فاصلہ (،) منادی کے بعد دو معطوفہ جملوں کے درمیان، مختلف اماکن کے درمیان انواع یا اقسام کے درمیان قسم و جواب قسم کے درمیان

(4)فاصلہ منقوطہ (؛) دو ایسے جملوں کے درمیان آتا ہے جن میں ایک دوسرے کا سبب ہو۔

(5)علامت استفہام (؟) سوالیہ جملے کے اختتام پر آتا ہے۔

(6)علامت تعجب (!) اظہار تعجب کے لیے کسی بات پر ابھارنے کے لیے، دعا و استعانت و فریاد خوشی غمی ، تمنی ، ترجی کے بعد آتا ہے ۔

(7)علامت شرط (-) سطو کے شروع میں نمبر شماری کے لیے نمبرز کے بعد جیسے 21 – " اولا – ثانیا – "

(8)دو شرطے (--)ان دونوں کے درمیان جملہ معترضہ ذکر کیا جاتا ہے۔

(9)چھوٹی قوسین () عبارت کی زبان کے علاوہ دوسری زبان میں تشریح کرنے کے لیے یا مختصر دعائیہ جملہ کے لیے ۔

(10)بڑی قوسین {} کسی اقتباس کے درمیان تشریح کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے۔

(11)علامت حذف (...) وہ تین نقطے جو عبارت کے آخر میں لگائے جاتے ہیں اشارہ ہو جائے کہ عبارت مزید حذف ہے ۔

اختیارات: بعض دفعہ مختلف کتب میں اختصارات ذکر کیے جاتے ہیں ۔ چند مشہور یہ ہیں۔

الخ	الی آخرہ
المص	المصنف
انا	اخبرنا
س	سوال
فح	فحینئذ
ثنا	حدثنا
ج	جواب

{تحریر و کتابت کہ بنیادی قواعد}

سوال: عربی تحریر و کتابت کے بنیادی قواعد تحریر کریں؟

جواب: ہمزہ قطعی: ہمزہ قطعی کبھی حذف نہیں ہوتا ہمیشہ اس کا تلفظ کیا جاتا ہے اور یہ "آ" لکھا جاتا ہے ہمزہ قطعی درج ذیل مقامات پر لکھا جاتا ہے ۔

(1)اسماء کے شروع میں جیسے امام احمد وغیرہ مگر ان اسماء کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے ۔ جیسے اسم ابن ، امراۃ ، امرو

(2)حروف کے شروع میں جیسے الی،ان وغیرہ۔

(3)چار حرفی ماضی امر اور مصدر کے شروع میں جیسے اکرم اکرم اکرم

(4)مضارع کے شروع میں جیسے افتح.

نوٹ: ہمزہ قطعی کو الف مہموز کی صورت میں لکھا جاتا ہے اگر اس پر ضمہ یا فتحہ ہو تو الف کے اوپر ہمزہ اور اگر کسرہ ہو تو الف کے نیچے ہمزہ لکھا جاتا ہے جیسے لان، فان

ہمزہ وصل ہمیشہ بغیر ہمزہ کے الف کی صورت میں لکھا جاتا ہے جیسے اشکر

ہمزہ اصلی: ہمزہ وصل ابتدائے کلام میں لکھا اور بولا جاتا ہے مگر درمیان کلام میں صرف لکھا جاتا ہے۔ بولا نہیں جاتا ہے اور الف پر ہمزہ کا نشان بھی نہیں دیا جاتا ہے جسے افتح الکتاب .

ہمزہ وصل درج ذیل جگھوں پر آتا ہے۔(1)ثلاثی کا فعل امر (2) پانچ حرفی ماضی امر اور مصدر کے شروع میں جیسے اجتنب (3) چھ حرفی ماضی امر اور مصدر کے شروع میں جیسے استغفر

قطعی و ہمزہ وصلی کی پہچان :۔ ہمزہ والے لفظ سے پہلے واو یا ف لگا کر پڑھیں اگر ہمزہ گر جائے تو وصلی نہیں تو قطعی جیسے واکرم ، واجتنب لفظ کے شروع میں الف : (1) لفظ اسم کا الف صرف بسم اللہ الرحمن الرحیم میں گرتا ہے باقی جگہ نہیں گرتا جیسے باسم الحق

(2)لفظ ابن کا الف تب گرتا ہے۔ جب یہ دو ناموں کے درمیان آئے جیسے محمد بن ابراہیم ۔

(3)ال کا الف کتابت میں حرف جر کے بعد گرتا ہے ورنہ نہیں گرتا جیسے للحق ، بالحق

لفظ کے درمیان آنے والے ہمزہ کی کتابت :

(ا)ہمرہ جب ساکن ہو : ما قبل حرف کی حرکت کے مطابق حرف علت پر ہمزہ لکھا جائے گا جیسے راس بئر۔

(۲) ہمزہ جب مکسور ہو : ہمزہ در میان میں مکسور ہو تو یاء پر لکھا جائے گا۔

(۳) ہمزہ جب مضموم ہو : تو اوپر لکھا جائے گا کیسے یؤمُ۔

(۴) جب مفتوح ہو : تو ما قبل حرف کی حرکت کے مطابق لکھا جائے گا ۔ جیسے سَاَلَ۔

لفظ کے آخر میں آنے والے ہمزہ کی کتابت :

(ا)اگر ہمزہ ما قبل حرف متحرک ہو تو ما قبل کی حرکت کی۔ مطابق حرف پر لکھا جائے گا جسے یستھزئُ۔

(2)اگر ہمزہ سے ماقبل ساکن ہو تو ہمزہ کو الگ لکھا جائے گا۔ جیسے جزاء ، شئ۔

(3)اگر ہمزہ پر نصب کی تنوین ہو تو الف کے ساتھ لکھا جائے گا جسے شیأً ۔

طالب دعا : محمد افضل رضا عطاری

شعبہ: (فیضان آن لائن اکیڈمی)

03085563948

صَلُّوْا عَلَي الْحَبِيب ! صَلَّي اللهُ تَعَالٰي عَلٰي مُحَمَّد